وصال کے بعد لفظ "یا" کے ساتھ پکارنے کا ثبوت

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1831

تاریخ اجراء: 28ذوالحجۃالحرام1444ھ/17جولائی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم جو صلاۃ و سلام وغیرہ پڑھتے ہیں، تو اس میں لفظ یا، کا استعمال کرتے ہیں، تو مجھے معلوم یہ کرنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ (یا) کے ذریعے پکارنا، اس پر کیا کوئی دلیل ہے ،ایک دوست مجھ سے دلیل مانگ رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لفظ (یا) سے ندا کرنا دور و نزدیک سے پکارنا جائز ہے، ان کی ظاہری زندگی میں بھی اور وصال کے بعد بھی ہر طرح جائز اور باعث برکت ہے۔اس کے جواز اور باعث برکت ہونے پر قرآن و احادیث و عمل صحابہ و اولیائے کرام و ائمہ عظام کے عمل سے بے شمار روشن دلیلیں موجود ہیں۔

ان روشن دلائل میں سے دو دلیلیں ملاحظہ فرمائیں:

(1) ہر نمازی نماز میں جب التحیات پڑھتا ہے تو اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے، حاضر کے لفظ (یا) کے ساتھ سلام عرض کرتا ہے، اور یہ طریقہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات سے لے کر صبح قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مشروع ہے، لہذا لفظ (یا) کے ساتھ ندا کرنا بھی قیامت تک مشروع، جائز و باعث برکت ہے۔

اور یہ حاضر کے الفاظ سے سلام کرنا محض حکایت کے طور پہ نہیں، بلکہ نمازی پر لازم ہے کہ جب التحیات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے لگے، تو پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کرے، اور تصور میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے گمان کرے پھر سلام پیش کرے۔

(2) صحابہ کرام علیھم الرضوان کے دور میں بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ (یا) کے ذریعے ندا کی جاتی تھی اور اپنی حاجتیں پوری ہونے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا وسیلہ دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جاتا تھا۔

طبرانی شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص نے اپنی حاجت طلب کرتے ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ (یا) کیساتھ پکارا اور ندا کی تو فوراً اس کی حاجت پوری ہوگئی، طبرانی شریف کی مفصل روایت نیچے درج کردی ہے ملاحظہ فرمالیں۔

التحیات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر جاننا ہر نمازی پر لازم ہے، چنانچہ اس کے متعلق حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں کیا ایمان افروز عبارت لکھی ہے، فرماتے ہیں: "واحضر فی قلبک النبي صلي الله عليه و آله وسلم وشخصه الكريم، وقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه. وليصدق أملك في أنه يبلغه ويرد عليك ما هو أوفي منه۔" ترجمہ: (اے نمازی! پہلے) تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کریم شخصیت اور ذاتِ مقدسہ کو اپنے دل میں حاضر کر پھر کہہ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه. تیری امید اور آرزو اس معاملہ میں مبنی بر صدق واخلاص ہونی چاہیے کہ تیرا سلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کامل تر جواب سے تجھے نوازتے ہیں۔" (احیاء العلوم، جلد 1، صفحہ 151، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص نے اپنی حاجت طلب کرتے ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ (یا) کیساتھ پکارا اور ندا کی۔ چنانچہ اس کے متعلق امام طبرانی رحمہ اللہ اپنی کتاب "المعجم الصغیر" میں تحریر فرماتے ہیں: "ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حاجۃ لہ وکان عثمان لا یلتفت الیہ ولا ینظر فی حاجتہ، فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ، فشکا ذلک إلیہ، فقال لہ عثمان بن حنیف: ائت المیضاۃ فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قال اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بل الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتک ورح الی، حتی اروح معک، فانطلق الرجل فصنع ما قال لہ عثمان، ثم اتی باب عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ فجاء البواب حتی اخذہ بیدہ فادخلہ علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ

فاجلسه معه علی الطنفسة وقال حاجتک فذکر حاجته, فقضاها له, ثم قال له: ما ذکرت حاجتک حتی کانت هذه الساعة وقال ما کان لک من جاجة، فأتنا ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال له جزاک اللہ خیرا بما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمته فی فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه واللہ ما کلمته ولکن شهدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم، وأتاه ضریر, فشکا علیه ذهاب بصره, فقال: له النبي صلی الله علیه وآله وسلم: «أفتصبر؟», فقال: یا رسول الله, إنه لیس لي قائد, وقد شق علي, فقال له النبي صلی الله علیه وآله وسلم: «ائت المیضاة فتوضا ثم صلی رکعتیں ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه فواللہ ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضرقط.

"ترجمہ: ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص، حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس متعلق شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرمادے۔ (یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) اور اپنی حاجت بیان کرو اور جاؤ یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے حضرت عثمان نے اس سے فرمایا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا فرمادیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک کیوں نہ بتایا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا گیا اور عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزادے، اگر آپ میری حاجت میں میری رہنمائی نہ فرماتے تو نہ تو وہ میری حاجت پر غور کرتے اور نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بینائی چلے جانے کا

شکوہ کیا، تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوٹا لے کر آؤ اور وضو کرو، پھر دو رکعتیں پڑھ کر ان کلمات کے ساتھ دعا مانگو۔ پس حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کوئی اندھا پن ہی نہیں تھا۔" (المعجم الصغیر، جلد01، صفحہ183، حدیث508، دارالمعرفۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net